جلد ۲ | ۳۱ ظہور ۱۳۲۷ھ | ۲۵ شوال ۱۳۶۷ھ | ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۷

سندھ سے ہندوؤں کے جانے کی ذمہ داری انکے لیڈروں پر عائد ہوتی ہے

ہندوستان کے ہائی کمشنر سری کاش کا بیان

کراچی ۳۰ اگست ہندوستان کے ہائی کمشنر تعلیم پاکستان مسٹر سری پرکاش نے سندھی ہندوؤں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا سندھ سے ہندوؤں کے جانے کی ذمہ داری ان کے لیڈروں پر ہے جو نازک وقت میں انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ اگر یہ لیڈر نہ جاتے تو کبھی بھی اتنی بڑی تعداد میں ہندو سندھ کو نہ چھوڑتے۔

اگر ضرورت پڑی تو کشمیری مسلمان حیدرآباد کی ہر ممکن مدد کرینگے

راولپنڈی ۳۰ اگست سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک بیان میں کہا۔ حیدرآباد کے مسئلہ کا واحد حل یہی ہے کہ اسے مکمل خودمختاری دے دی جائے۔ حیدرآباد اس سے زیادہ اور کیا پیشکش کر سکتا تھا کہ ریاست میں آزادانہ استصواب رائے کیا جائے آپ نے کہا اگر انڈین یونین نے حملہ کیا تو کشمیری مسلمان ضرور حیدرآباد کی مدد کیلئے پہنچینگے

مغربی پنجاب میں خریف کی فصل اچھی ہونیکی امید ہے

کراچی ۳۰ اگست وزیر مال مغربی پنجاب نے ایک بیان میں کہا بارش کی کثرت کیوجہ سے گو کھڑی فصلوں کو خاصا نقصان ہوا ہے۔ تاہم امید ہے کہ خریف کی فصل کافی اچھی ہوگی۔

حکومت نے اشتہار دینے کے بعد مناسب قیمت پر جماعت احمدیہ کے ہاتھ زمین بیچی ہے

آج تک ۱۵۰۰ روپے فی ایکڑ کی کوئی پیشکش نہیں کی گئی!

چنیوٹ کی زمین کے متعلق حکومت کیطرف سے غلط افواہوں کی تردید

لاہور ۳۰ اگست حکومت مغربی پنجاب نے یہ بیان جاری کیا ہے کہ:۔ ——— کچھ اخباروں میں ایک خبر چھپی ہے۔ جس میں اس بات پر نکتہ چینی کی گئی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے ۱۰۳۴ ایکڑ زمین ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے نزدیک جماعت احمدیہ کے ہاتھ دس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے بیچ دی۔ الزام یہ ہے کہ تقسیم سے پہلے چند مسلم انجمنیں اس زمین کو ۱۵۰۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے خریدنا چاہتی تھیں۔ یہ بھی اعتراض ہے کہ جب ضلع وار آبادی کو منظور نہیں کیا گیا تو احمدیہ جماعت کو یہ موقع کیوں دیا گیا ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی کالونی بنالے۔ یہ رپورٹ گمراہ کن اور اصلیت سے دور ہے۔ جس زمین کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا ہے وہ بنجر ہے اور پہلے سے اس کو زراعت کے ناقابل سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ فروخت کی گئی۔ حکومت نے اس کا اشتہار اخبارات میں دے دیا تھا۔ اور پورے ایک مہینے تک کسی شخص نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا جہاں تک قیمت کا تعلق ہے حکومت کو آج تک پندرہ سو روپے فی ایکڑ اس زمین کی قیمت کسی فرد یا کسی جماعت کی طرف سے پیش نہیں کی گئی۔ چونکہ ابھی تک رہائش کے لئے زمین بیچنے کی کوئی روایت موجود نہیں تھی۔ اس لئے حکومت نے وہی شرح مقرر کی۔ جو حکومت کے محکموں کے لئے ہے۔

جماعت احمدیہ اس علاقہ میں ایک نئی بستی آباد کرنا چاہتی ہے۔ جس میں قادیان کے اجڑے ہوئے لوگ بسائے جاسکیں۔ اُس کا خیال ہے کہ یہاں اسکول ہوں۔ کالج ہوں مذہبی مدارس ہوں۔ اور صنعتی ادارے ہوں ان کی یہ تجاویز کسی صورت میں بھی ان وجوہ سے نہیں ٹکراتیں۔ جن کے سبب حکومت نے ان مہاجرین کی ضلع وار آبادی کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ جو صوبے کے ایک بڑے علاقہ میں بسائے جا چکے ہیں۔

قائداعظم اللہ کے فضل سے بالکل تندرست ہیں

مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ پاکستان کا بیان

کراچی ۳۰ اگست پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے ایک بیان میں اس افواہ کی پر زور تردید کی کہ قائداعظم زیارت میں بیمار ہیں۔ آپ نے کہا یہ افواہ دشمنوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے اختراع کی ہے ان افواہوں پر قطعاً کان نہ دھرنا چاہیئے۔ قائداعظم اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالکل تندرست ہیں۔

سٹوڈنٹس لیگ کا اہم اجلاس

لاہور ۳۰ اگست۔ مغربی پاکستان سٹوڈنٹس لیگ کے آرگنائزر سید عبداللہ ہارون نسیم نے مغربی پاکستان کے طلبہ کا ایک غیر معمولی اجلاس لاہور میں بلایا ہے۔

اس اجلاس میں مہاجر طلبہ کی حالت زار کے متعلق غور کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے تمام حصوں اور صوبوں سے طلبہ کی تنظیموں کے نمائندے اس میں شرکت کرینگے

(نامہ نگار خصوصی)

ہندوستان سے پچاس لاکھ مسلمانوں کی ہجرت سے اس کا وقار کم ہو گیا ہے

راجگوپال اچاریہ کے نام گولڈ کوسٹ کے مسلمانوں کا مکتوب

گولڈ کوسٹ کے آٹھ معزز مسلمان سرداروں نے ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ اور مشرقی پنجاب کے گورنر سر چندو لال ترویدی کے نام ایک مکتوب میں مطالبہ کیا ہے کہ جو مسلمان تشدد کا شکار ہو کر مشرقی پنجاب اور دوسرے علاقوں سے نکلنے پر مجبور ہو گئے تھے انہیں ان کے اصلی گھروں میں آباد کیا جائے خط پر مختلف سرداروں کے دستخط ثبت ہیں۔ مکتوب میں یہ چار مطالبات پیش کئے گئے ہیں:۔

(۱) مسلمانوں کو ہندوستان واپس جانے دیا جائے اور ان کی سلامتی کے وہی انتظامات کئے جائیں۔ جو غیر مسلموں کیلئے موجود ہیں۔

(۲) اغوا شدہ مسلمان خواتین اور ناجائز طور پر مقبوضہ مساجد واپس کی جائیں۔

(۳) قرآن مجید کی توہین بند کی جائے۔

(۴) احمدی مسلمانوں کو قادیان واپس جانے دیا جائے جو ان کا بین الاقوامی مرکز ہے۔

مکتوب کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ ہم یہاں کئی ہندو تاجروں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان سے ہمارے بہت خوشگوار تعلقات ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مغربی افریقہ نے ہندوستانیوں کا ہمیشہ خیر مقدم کیا۔ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم حکومت ہند سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ وہ مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کرے۔ ہمیں امید ہے کہ ہندوستان ان غلطیوں کی اصلاح کریگا۔ اور اس طرح دنیا پر ثابت کر دیگا۔ کہ وہ ایک مہذب ملک ہے۔ آخر میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہندوستان میں آباد چار کروڑ مسلمانوں کو ہمارا اسلام پہنچایا جائے اور ہمدردی کا پیغام بھی دیا جائے۔

مکتوب کی ابتداء میں مسلمانانِ ہند پر ظلم و تشدد کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان واقعات سے ہندوستان کا وقار دنیا کی نظروں میں کم ہو جائیگا (انقلاب)

سر محمد ظفراللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان سے کشمیر کمیشن کے دو ممبروں کی ملاقات

کراچی ۳۰ اگست کل کشمیر کمیشن کے صدر اور امریکی نمائندے نے پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفراللہ خاں سے ملاقات کی۔ اور ان نکات کے متعلق کمیشن کی رائے سے انہیں مطلع کیا حکومت پاکستان نے ۱۹ اگست کو وضاحت کیلئے کمیشن کے سامنے پیش کئے تھے

———

کانپور ۳۰ اگست مشرقی یو۔پی کے نشیبی علاقہ میں دریائے جمنا کا پانی چڑھ آنے کی وجہ سے ایک سو دیہات زیر آب ہو چکے ہیں۔

پرنٹر و پبلشر سید عبدالحمید ۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل جودھامل بلڈنگس روڈ لاہور سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبّر اور خود پسندی

فرمایا:- "میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو۔ کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے۔ کہ تکبّر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو۔ کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اسلئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں۔ کہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اُس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اُس کے اُس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔

ایسا ہی وہ شخص بھی متکبّر ہے جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت [illegible] ہے۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے [illegible] کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے۔ کہ اُس کے بھائی سے اس کو بدتر بنا دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدتِ دراز تک اُس کے قویٰ میں برکت دے۔ کہ وہ کم نہ ہوں۔ اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا۔ اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ اس سے کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دُعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سُنتا۔ اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو۔ کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو۔ تا تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو۔ اور جس قدر دُنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو۔ اور جس قدر دُنیا میں انسان کسی سے ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح ص[illegible])

درخواستِ دعا

مجھے اچانک خونی پیچش [illegible] گئی ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ احباب دُعا سے صحت فرمائیں۔

(عبد الرحیم [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ڈسٹرکٹ [illegible] بوٹیں پوسٹ گوجرانوالہ)

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نماز کا تارک درحقیقت اسلام کا تارک ہے

فرمایا:- ۱ "شریعت کے موٹے موٹے احکام نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ہیں۔ ان میں سب بڑا رکن نماز ہے۔ جو شخص اس بڑے رکن یعنی نماز کا تارک ہے وہ درحقیقت اسلام کا تارک ہے اور جب تک کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ تب تک وہ جھوٹا اور منافق ہے۔ اس کا اور کاموں میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اس کا چندے دینا۔ اور دینی کام کرنا خدا کے حضور کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ خواہ وہ عیوب میں کہاں تک نکل جائے اس کیلئے پھر بھی بچاؤ اور نجات کی صورت ہے۔ لیکن جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ وہ خواہ کس قدر بھی اور نیکیاں بجا لائے۔ اس کے لئے پھر بھی خطرہ ہے"

۲- "میرے نزدیک جو شخص سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے۔ اس کا وہ تارک ہے کیونکہ نماز میں ایک ایسا لطف اور سرور ہے۔ کہ اس کی وجہ سے وہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑ سکتا...... پس خوب یاد رکھو۔ کہ نماز کے بغیر کوئی اسلام نہیں۔ ہرگز کوئی شخص نماز چھوڑ کر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایک ہی کڑی ہے۔ جو خدا اور بندے کے درمیان ہے اور وہ نماز ہے۔ پس کون ہے۔ جو اس کڑی کو توڑنا پسند کرتا ہے جو قوم نماز کی پابند رہے گی۔ وہ بچی رہے گی۔"

۳- "نماز پہلا قدم ہے عبودیت کا۔ جو شخص کبھی کبھی نماز چھوڑتا ہے وہ یہودیوں اور ضالین میں شمار ہوگا۔ پس جن سے خطاب ہوا ہے۔ وہ سنبھل جائیں۔ اور اپنے ایمان کی فکر کریں۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے۔ میں اس کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے کوئی ضرور ایسا حادثہ اُسے پیش آئیگا کہ جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم رہ جائے گا۔ اور اس طرح بے ایمان ہو کر مریگا۔ کیا تم ساری عمر قربانیاں کر کے پھر مرتے وقت بے ایمان ہو کر دُنیا سے جاؤ گے پس نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ جو لوگ کبھی نماز پڑھتے ہیں۔ اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ رسم کے طور پر دکھلاوے کے لئے پڑھتے ہیں۔" (منہج المصلّی ص۵۳۹)

مذہب کے نام پر تشدد کی فوراً روک تھام کی جائے

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی قراردادِ تعزیت

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے ایک غیر معمولی اجلاس میں ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحبؓ کی شہادت پر حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی جس کی نقول قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان اور وزیر اعظم خان لیاقت علیخاں کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔

"ہم پاکستان کے احمدی طلباء کوئٹہ میں بعض معاندین کے ہاتھوں ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کے سفاکانہ قتل پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مفسدین کے اس بھیانک فعل کی شدید مذمت کرتے ہیں مذہب کے نام پر شریعت کے ان نام نہاد علمبرداروں نے جس درندگی اور بہیمیت کا مظاہرہ کیا ہے اسلام جیسا دینِ فطرت اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اور ویسے بھی یہ فعل سراسر انسانیت کیخلاف ہے ہم حکومت پاکستان کو متوجہ کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ وہ ایسے شر انگیز اور مفسدہ پرداز عناصر کو اتنی مہلت نہ دیگی کہ وہ اپنی کرتوتوں سے پاکستان کے نام پر بٹہ لگانے میں کامیاب ہو جائیں اور اُن لوگوں کے دل و دماغ کو شکوک و شبہات کی آماجگاہ بنا دیں۔ جو ہماری نو زائیدہ مملکت کی مادی اور اخلاقی ترقی کی رفتار کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔"

پناہ گزینوں کی علاقہ وار آبادی کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ

حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کی رائے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

میں نے ایک خط کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ سے دریافت کیا تھا کہ پناہ گزینوں کی علاقہ وار آبادی کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ نوٹ فرما کر بھیجے ہیں جو جماعتی رائے کے طور پر الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں:-

"میرے نزدیک اب بھی علاقہ وار آبادی کا انتظام ہونا چاہیے مگر طوعی طور پر ہو۔ اور پہلے جگہ خالی ہو۔ اور پھر جگہ بدلی جائے اور آہستگی سے کام ہو۔"

اس ارشاد کا مطلب واضح ہے اور وہ یہ کہ علاقہ وار آبادی کا انتظام اب بھی ہونا مناسب ہے مگر اس کیلئے کسی پناہ گزین کو مجبور نہ کیا جائے بلکہ جو پناہ گزین اس کیلئے بخوشی تیار ہوں صرف ان کی جگہ بدلی جائے۔ نیز یہ کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کہ علاقہ وار تقسیم کے خیال سے کسی پناہ گزین کو اسکی موجودہ جگہ سے تو اٹھا دیا جائے۔ لیکن ابھی اس کے واسطے دوسری جگہ کا پختہ انتظام موجود نہ ہو بلکہ پہلے یہ تسلی کر لی جائے کہ جس جگہ کسی پناہ گزین نے جانا ہے وہ خالی بھی ہے یا نہیں یا آسانی کے ساتھ خالی بھی کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اگر یہ جگہ خالی ہو یا آسانی کے ساتھ خالی کی جا سکتی ہو تو پھر جگہ بدلی جائے ورنہ نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس انتقال آبادی کا کام آہستگی اور سہولت کے ساتھ کیا جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ناگاہ ہی شور شرابا پیدا کر کے پھر ایک قیامت برپا کر دی جائے جس کے نتیجہ میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۹ ؍ ۸ ؍ ۴۸

٩٥

روزنامہ الفضل
۳۱ اگست ۱۹۴۸ء

احراری

احراریوں کا اخبار آزاد اپنے متعلق لکھتا ہے

"ہم اسلام کے لئے مسلمانوں کے لئے اور پاکستان کے لئے جئیں گے یا مریں گے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی زندگی ہو اور خدائے قدوس کی منشاء پوری ہو۔ آپ فرمائیے آپ کون ہیں اور کیا ہیں۔ آپ کو اسلام یا مسلمانوں سے کیا واسطہ؟"

اس کا سادہ سا جواب تو یہی ہے۔ کہ آپ کے اس ادعا پر اس برعظیم کی وہ فضا جس کا دامن اب تک ناپاک ہے۔ جس میں وہ احراری گالیاں اب تک لہرا رہی ہیں۔ جو احراری مقررین پاکستان اور ہندوستان کے ہر چھوٹے بڑے قصبہ کے ہر بازار اور ہر گلی کے ہر موڑ پر قابل تعظیم قائداعظم اور مسلم لیگ کے دوسرے معزز زعما کو دیتے رہے ہیں۔ حیران ہو کر پکار اٹھی ہے

آپ کب سے ہو گئے ہیں چاہنے والے میرے

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ وہ ہوتے۔ جو ہونے کا دعوٰی کا بے فائدہ آپ پاکستان کو دینا چاہتے ہیں تو "تا کہ سند رہے" کے طریق پر آپ کو اخبار سے اس کا بار بار اعلان کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ آپ کے نام مسلمانوں کے سے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی سب جانتے ہیں کہ آپ کے کام کیا ہیں۔ پھر اپنے خالی ادعا سے کیا ہوتا ہے مسلمانوں ہی میں سے ایک گواہ تو پیش کیا ہوتا کہ احراری واقعی وہ ہیں جو وہ اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں۔

آخر یہ کون نہیں جانتا کہ آپ پیٹ کی خاطر جیتے تھے اور پیٹ کی خاطر مرتے تھے۔ پیٹ کی خاطر اب بھی جیتے ہیں اور پیٹ کی خاطر مرتے ہیں اور پیٹ کی خاطر ہی آئندہ بھی جئیں گے اور پیٹ کی خاطر ہی مریں گے۔ پیٹ کی خاطر ہی گالیوں کے نعرہ لگاتے ہیں اور پیٹ کی خاطر ہی گالیوں کے نعرے لکھتے ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

چند احرار نعرہ زن دیکھے
پوچھا میں نے یہ نعرے ہیں کیسے
بولے نعرے نہیں یہ چورن ہے
تا کہ ہوں ہضم مفت کے پیسے

باقی آپ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا مسلمانوں سے کیا واسطہ ہے تو اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ آپ ہیں کون پوچھنے والے سنئے منکر احرار آپ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

"جاسی کڑی کے ابالے کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور ——— پیشاب کی جھاگ کی طرح ہم بیٹھ جاتے ہیں"

(سلسلہ مضامین "احرار کی مختصر تاریخ" زمزم ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء)

آپ ہی کہئیے کہ ایسوں کا دوسروں سے ایسا سوال کرنے کا کیا حق ہے۔ لیکن خیر ہم آپ کو جواب ضرور دیتے ہیں اور وہ بھی آپ کے اسی منکر احرار کی زبان سے سنئیے ہم کیا ہیں:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی ہی خواب گراں طاری ہو گئی مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے بیدار نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا؟ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے

(فتنہ ارتداد اور پولیٹکل قلابازیاں مصنفہ چوہدری افضل حق صہ ۴)

پھر آزاد لکھتا ہے۔

(۱) امت مرزائیہ قادیان کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر ترجیح دیتی ہے اسلئے

(۲) پاکستان کے مقابلہ میں وہ قادیان کے لئے زیادہ بیتاب ہے۔ معلوم نہیں منطق کی یہ کونسی ترکیب ہے

(۱) عمر کو بکر پر ترجیح ہے۔ اسلئے

(۲) عمر کو زید پر ترجیح ہے

کہاں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور کہاں پاکستان نیز یہ صرف احراریوں کے مفتری دماغ کی اختراع ہے کہ ہم ہی قادیان کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ احمدی بیشک قادیان کو اپنا مقدس مقام سمجھتے ہیں اور اس کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہیں لیکن یہ سراسر جھوٹ ہے کہ وہ پاکستان کے علی الرغم حکومت ہند کی وساطت سے قادیان کا تبادلہ ننکانہ سے چاہتے ہیں۔ احمدیوں کا مطالبہ اصولی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مقدس مقامات جو مشرقی پنجاب یا ہندوستان میں ہیں۔ ان کی حفاظت کا بندوبست ہونا چاہیئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ خود آزاد نے مسلمانوں کے ان مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی جو اپنے مقدس مقامات دشمن کے حوالے کر کے بھاگ آئے ہیں۔ احمدیوں کے مقابلہ میں مذمت کی تھی۔ کہ احمدیوں نے اپنے مقدس مقام کو نہیں چھوڑا۔ مگر وہ بھاگ آئے۔ اب محض فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے احمدیوں کی قادیان کے لئے بیقراری کو عوام کو اشتعال دلانے کے لئے پیش کر رہا ہے۔

احمدیوں کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جس قانون قائم شدہ حکومت کے زیر سایہ وہ رہتے ہیں۔ اگر وہ ان کے مذہب میں دخل اندازی نہ کرے تو اس کے ساتھ حتی الوسع تعاون عملی البر کیا جائے۔ گیا پاکستان ان چار کروڑ مسلمانوں کو جو اس وقت ہندیونین میں موجود ہیں۔ ہندیونین سے بغاوت کی تلقین کرتا ہے؟ کیا خود آزاد ان احراریوں کو جو اسوقت ہندیونین میں موجود ہیں۔ ہندیونین سے بغاوت کرنے کی تلقین کرتا ہے؟

اسلئے اس بارے میں صرف احمدیوں کو مورد الزام ٹھہرانے سے آزاد کی منشاء محض فتنہ پردازی نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر کیا جو اقلیتیں اس وقت پاکستان میں موجود ہیں وہ پاکستان برداشت کر سکتا ہے کہ وہ اس میں رہتے ہوئے اس کے وفادار نہ ہوں۔ کیا پاکستان نے ننکانہ صاحب، شہید گنج اور سکھوں کے دوسرے گردواروں اور ہندوؤں کے مندروں کی حفاظت نہیں کی کیا چند ہی دن ہوئے ہیں پاکستان حکومت نے پچاس سکھوں کو لاہور کے مشہور گوردوارہ میں تہوار منانے کی اجازت نہیں دی تھی؟ کیا اگر سکھ اور ہندو اپنے گوردواروں اور مندروں میں وفادار بن کر امن سے رہنے کیلئے آنا چاہیں تو پاکستان کی حکومت انکار کر دیگی؟ اور کیا ان کی اس خواہش پر ہندیونین ناراض ہو جائے گی؟

آزاد کے پاس ان باتوں کا کیا جواب ہے کچھ بھی نہیں۔ اس کا مطلب تو پاکستان کے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے اس کی جڑ کھوکھلی کرنا ہے اور کچھ بھی نہیں۔

آزاد کی بعض افترا پردازی ہے کہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے مسلم مہاجرین کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کر کے احمدیوں کو شہ دیا یا احمدیوں نے اپنے حقوق سے زیادہ جائدادیں یہاں لے لیں۔ بلکہ اس کے برخلاف امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے احمدیوں کو بار ہا یہ تلقین کی ہے کہ وہ جائدادوں کے پیچھے نہ پڑیں۔ اگر آپ کے علم میں آیا ہے کہ کسی احمدی نے ناجائز انتفاع کیا ہے تو حضور ایدہ اللہ تعالے نے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبات میں بار بار احمدیوں کو یہ تاکید فرمائی ہے۔ کہ ان کا کام جائدادیں حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کا کام دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانا اور سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ پھر احمدیوں نے پاکستان میں جو جائداد لی ہے۔ وہ اس کے پاسنگ بھی نہیں ہے جو وہ قادیان اور مشرقی پنجاب میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ آزاد اگر پہلے اعداد و شمار کا ملاحظہ کر لیتا تو اچھا تھا۔ مگر اس کی نیت تو غلط سلط طور پر عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانا ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اس نے چنیوٹ کی اراضی کے متعلق نہایت نمایاں طور پر یہ شائع کیا تھا کہ احمدیوں کو جو اراضی ۱۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی ہے۔ تقسیم سے پہلے اسکے لئے پندرہ سو روپیہ کی پیشکش کی گئی تھی۔ حکومت کے اعلان نے اس کی اس افتراء کی قلعی کھول دی ہے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ یہ اراضی بنجر اور ناقابل زراعت ہے اور اس ریٹ پر دی گئی ہے۔ جس ریٹ پر حکومتی محکموں کو دی جاتی ہے اور کبھی کسی نے پندرہ سو روپیہ فی ایکڑ کی پیشکش نہیں کی

ہم خدا کے فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں اور اتنا عظیم الشان نبی سمجھتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ صرف آپ ہی صحیح معنوں میں زندہ نبی ہیں اور قیامت تک آپ ہی کی نبوت زندہ رہے گی۔ آئندہ جو بھی صالح، شہید صدیق یا نبی ہوگا۔ اسکی گردن میں آپ کی ہی غلامی کا طوق ہوگا۔ اور وہ آپ کی ہی اور دہ تعلیم کو دنیا میں اجاگر کرے گا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باوجودیکہ ہم آپ کو اللہ تعالے کا فرستادہ اور نبی مانتے ہیں محض خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ادنیٰ غلام سمجھتے ہیں۔ حضور نے یہی تعلیم ہم کو دی ہے۔ چنانچہ آپ کی تحریریں اس سے بھری پڑی ہیں۔ آپ ہی نے یہ کہا

ہے ــــ

وہ ہے میں جیز کیا ہو لیں فیصلہ یہی ہے
جو لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ سراسر آپ پر افترا باندھتے ہیں اور عوام کو مشتعل کرنے کے لئے دھوکا دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل و اکمل نبوت کا ہی ایک ادنیٰ شرارہ ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ ہم ہرگز نہیں مانتے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ جس کی نبوت محمد رسول اللہؐ کی نبوت کے فیضان سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے نہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں احراری یہ مانتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے۔ جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے نبوت نہیں ملی۔ بلکہ براہ راست خدا سے عطا ہوئی ہے۔ اور وہ نبوت ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جو ان کے خیال میں بجسد عنصری مع اپنی ذاتی نبوت کے پھر دنیا میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ ہم ایسے اعتقاد کو حضرت خاتم النبیین کی ہتک سمجھتے ہیں کہ امت محمدیہؐ ایک بنی اسرائیلی نبی کی مرہون منت ہو اسکے تو یہ معنی ہیں کہ حضرت خاتم النبیینؐ کی نبوت دنیا کے لئے کافی نہیں اسی لئے دنیا کو بیک غیر کی ضرورت پڑی (نعوذ باللہ)

پھر خاتم النبیین کے یہ معنی ایسے نہیں ہیں جس میں ہم منفرد ہوں اور علماء اسلام اس سے ناآشنا ہوں۔ خود قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمتہ۔ امام شعرانی علیہ الرحمتہ۔ امام راغب علیہ الرحمتہ۔ ملا علی قاری علیہ الرحمتہ۔ مولانا رومی علیہ الرحمتہ صاحب مثنوی۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ مرزا جان جاناں مظہر علیہ الرحمتہ۔ حضرت سید احمد علیہ الرحمتہ بریلوی۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمتہ دہلوی۔ شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمتہ مولانا عبد الحی علیہ الرحمتہ و مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند اور ان کے علاوہ اور بہت سے علماء نے خاتم النبیین کے وہی معنے کئے ہیں جو احمدی کرتے ہیں اور احمدیوں کی طرح یہ مانتے ہیں کہ خاتم النبیین کی مہر فیضان محمدیہ سے آنے والے نبی کی وجہ سے نہیں ٹوٹتی کیونکہ آخر الذکر کی نبوت در اصل اسی سراج منیر کی ایک شعاع ہوتی ہے۔ جس کا دوسرا نام خاتم النبیین ہے

ہم مانتے ہیں کہ متقدمین اور متاخرین میں ایسے علماء کی بڑی کثرت ہے۔ جو خاتم النبیین کے معنے وہ نہیں لیتے۔ جو مندرجہ بالا بزرگان نے لئے ہیں۔ لیکن اس سے ایک مسئلہ تو صاف ہو جاتا ہے کہ جب ہم اول الذکر علمائے دین کو ان کے اعتقاد کی وجہ سے خارج از اسلام اور مرتد نہیں سمجھتے۔ تو احراریوں کا کیا حق ہے کہ وہ احمدیوں کو اسی اعتقاد کی وجہ سے خارج از اسلام بتا بتا کر عوام کو اس عامہ میں خلل اندازی کی تلقین کریں۔ اور پاکستان میں فتنہ و فساد کا باب کھولیں باقی رہا کسی کے کفر و اسلام کا سوال تو پاکستان میں اب یہ سوال اٹھانا ہی فتنہ پردازی کی غرض سے ہے۔ ورنہ احراریوں کو معلوم ہے کہ شیعوں کے مجتہد ساکن لاہور سے فتویٰ لیا جائے۔ تو وہ بڑے بڑے سنیوں کے متعلق کیا فتویٰ دیں گے۔ چلو آپ ہی بتائیے کہ قائد اعظم کے متعلق آپ کیا فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ اور پھر شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے یہ کیا کہا ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

کیا احراری ان مسلمانوں کے ساتھ ہیں یا ان سے الگ ہیں۔ جن کو دیکھ کر بقول اقبال یہود بھی شرما جاتے ہیں

پھر مودودی صاحب اور دوسرے علمائے اسلام کی وہ تحریریں پڑھیں جنہوں نے موجودہ تمام مسلمانوں کو احراریوں سمیت یہودی صفت بیان کیا ہے۔ کیا یہودی صفت ہونا مسلمانوں کے لئے بڑے فخر کی بات ہے؟

پھر پاکستان میں کفر و اسلام کا جھگڑا اٹھا کر احراری اخبار کا سوا اس کے اور کیا منشاء ہے کہ یہاں فتنہ و فساد پھیلایا جائے۔ اور پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جائے۔

آزاد کو یہ دھوکا لگا ہوا ہے کہ مسلمان پھر ان کے دھوکے میں آجائیں گے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ابجد خواں مسلمان جان چکا ہے کہ ایک احراری کا کن لوگوں میں شمار ہونا چاہیئے۔ اور وہ کتنا بڑا پاکستان کا دشمن ہے۔

اسلام کا امتیازی خلق حیاء ہے

حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان لکل دین خلقا و خلق الاسلام الحیاء

ہر دین کا ایک امتیازی خلق ہوتا ہے۔ اور اسلام کا امتیازی خلق حیاء ہے

(ابن ماجہ)

ابلیس والے مضمون کے تعلق میں ایک اور حوالہ

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے)

کچھ عرصہ ہوا میں نے ابلیس کے متعلق الفضل میں دو مضمون شائع کرائے تھے۔ اور بعد میں اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ بھی جو لائلپور کے ایک دوست نے لکھ کر بھیجا تھا چھپوا دیا تھا اب اسی تعلق میں مکرمی مولوی ابو العطاء صاحب نے ایک اور حوالہ لکھ بھیجا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی سے ماخوذ ہے سو اس غرض سے کہ اس مضمون کے سارے پہلوؤں پر روشنی پڑ جائے یہ لطیف اور اصولی حوالہ بھی درج ذیل کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ شیطان عاصی اور نافرمان ہے۔ لیکن وہ اس بات پر تو یقین رکھتا ہے کہ خدا موجود ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۹)

اور اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی کے اسی صفحہ پر حاشیہ درج فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی کہے کہ جس حالت میں شیطان کو خدا کی ہستی اور وحدانیت پر یقین ہے۔ تو پھر وہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی کیوں کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسکی نافرمانی انسان کی نافرمانی کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ اس عادت پر انسان کی آزمائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک راز ہے۔ جس کی تفصیل انسان کو نہیں دی گئی۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۱۹ حاشیہ)

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

قادیان کے دوستوں کو روپیہ بھجوانے کا محفوظ طریق

جو دوست اسوقت قادیان میں بطور درویش بیٹھے ہیں ان کے عزیز بعض اوقات انکے نام کچھ روپیہ بھجوانا چاہتے ہیں۔ سو ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا روپیہ دو طرح بھجوایا جا سکتا ہے

(۱) پہلا طریق یہ ہے کہ قادیان کے جس درویش کے نام جو روپیہ بھجوانا ہو وہ ڈاکخانے کے ذریعہ منی آرڈر کرا دیا جائے ایسے منی آرڈروں میں متعلقہ درویش کا پورا نام درج ہونا چاہیئے بلکہ احتیاط کے طور پر یہ الفاظ بھی بڑھا دیئے جائیں کہ معرفت امیر جماعت احمدیہ دار المسیح قادیان، اور قادیان کے آگے ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب کے الفاظ زیادہ کر دیئے جائیں۔ چونکہ منی آرڈروں کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے پس اس ذریعہ سے روپیہ بھجوانے میں انشاءاللہ کسی قسم کا خطرہ نہیں

(۲) دوسرا طریق یہ ہے کہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام روپیہ بھجوا دیا جائے اور اسکے ساتھ یہ نوٹ کر دیا جائے کہ روپیہ قادیان کے فلاں درویش کو پہنچا دیا جائے۔ اسصورت میں محاسب صاحب کو یہ ہدایت ہے کہ وہ اس قسم کا روپیہ وصول کر کے اپنے انتظام میں متعلقہ درویش کو قادیان بھجوا دیں۔ یہ طریق بھی خدا کے فضل سے ہر طرح محفوظ ہے۔ البتہ ایک اور واسطہ پڑنے سے چند دن کی دیر ہو سکتی ہے

(۳) اوپر کے دو طریقوں کے علاوہ کوئی اور طریق اختیار کرنا موجودہ حالات میں تسلی بخش نہیں ہوگا (مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

تیسری جنگ عالم کے بادل

(از مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن)

ابھی جنگ کے بعد امن کا سانس لینا نصیب نہیں ہوا تھا۔ کہ تیسری جنگ قریب آتی معلوم ہوتی ہے۔ آج کل جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ ۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۹ء کے بہت مشابہ ہیں۔ اور ہر سال کا یہی حصہ ہے۔ کہ جن میں ان جنگوں کا آغاز ہوا۔ برطانیہ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں ۴ اگست کو شریک ہوا۔ اور ۳۹ء کی جنگ میں ۳ ستمبر کو۔ برلن میں برطانیہ امریکہ اور دیگر مغربی یورپ کی حکومتوں کو ایک عظیم الشان مہم در پیش ہے اگر ۴۵ء میں امریکہ اور برطانیہ کو اس امر کا احساس ہوتا کہ روس اُن کو برلن میں رہنے نہیں دے گا تو انہوں نے اس کا بہتر انتظام کیا ہوتا۔ اور اگر وہ برلن کے متعلق تغافل برت چکے تھے۔ روس کو اونچا ہاتھ دے چکے تھے اور تیسری لڑائی کے لئے اپنے میں آمادگی نہ پاتے تھے۔ تو پھر بھی وہ برلن میں اس حالت میں قیام پذیر نہ ہوتے بلکہ اُس کو چھوڑ چکے ہوتے۔ اگر چہ جس طرح دوسری جنگ تباہ حال ہو چکا ہے۔ اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ برلن کو کلیتہً روس کے رحم پر چھوڑ کر نکل آتا۔ لیکن اب صرف تباہ حال انگریز ہی نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے ساتھ امریکہ بھی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی اور انتہا درجہ کی مضبوط طاقت ہے۔ فرانس بھی لنگڑاتا لنگڑاتا ساتھ چل رہا ہے

روس کا مقصد یہ ہے کہ برلن کو اُس جرمنی کا دارالحکومت بنائے۔ جس پر ایک دوست وفادار اشتراکی حکومت قائم ہوگی۔ اس امر میں کامیابی کے بعد وہ خود جرمن قوم کو اس کے بھائی بندوں اور دیگر مغربی طاقتوں کے خلاف استعمال کر سکتا ہے۔ برخلاف اس کے برطانیہ اور امریکہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ برلن سے نکلنا نہ صرف یہ کہ بیس لاکھ برلن میں رہنے والے جرمنوں سے غداری کے مترادف ہوگا۔ بلکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ان سے کسی قسم کی اس معاملہ میں لغزش سرزد ہو گئی۔ تو نہ صرف جرمنی بلکہ سارے یورپ میں اُن کے وقار کا جنازہ اُٹھ جائے گا۔ کمزور قومیں اُن کی بات پر کبھی بھروسہ نہ کر سکیں گی روس کے آگے ہر ایک کا سر خم ہو جایا کرے گا۔ کسی کو مقابلہ کی تاب نہ ہوگی۔ انگلستان اور امریکہ باوجود ایٹم بم کے مالک ہونے کے اس موت کے خطرے کا پورا احساس رکھتے ہیں۔

موجودہ صورت حال یہ ہے کہ دیلی ہوئی اور ہوائی کارستہ انگلستان امریکہ اور فرانس کے لئے بند ہے جب برلن کا محاصرہ شروع ہوا۔ تو انگریزی پریس عموماً یہی قیاس کرتا تھا۔ کہ اُن کے برلن میں رہنے کے عزم کے اظہار پر اور ہوائی جہازوں سے خوراک مہیا کرنے پر روس کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر محاصرہ ختم کر دے گا۔ اور جب روس نے یہ کہا کہ ہم برلن کو آنے والی لائنوں کی مرمت کر رہے ہیں۔ تو اور بھی اُمید نظر آئی۔ کہ محاصرہ ختم ہونے ہی والا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک پہنچانی شروع کر دی اور روس کے پاس پُر زور الفاظ میں ان دونوں نے اور فرانس نے احتجاج کیا۔ مگر روس نے اُس کو ٹھکرا دیا۔ اور جتنی اُمیدیں یہ جلد محاصرہ کے اُٹھنے کی باندھ رہے تھے۔ وہ کافور ہو گئیں اور امریکہ نے کچھ دنوں سے کوئلہ بھی جہازوں میں لے جانا شروع کر دیا تھا۔ برطانیہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ پیر سے رائل ایئر فورس کے جہاز ٹیمپس برگ ایر ڈروم سے کوئلہ لے جانا شروع کر دیں گے۔ برطانیہ اور امریکہ کے جہاز گذشتہ دنوں دو ہزار ٹن خوراک روزانہ لے جاتے رہے ہیں۔ اور خرچ بارہ صد ٹن کے قریب ہے۔ اس لئے کافی خوراک جمع ہو گئی ہے آج کل روزانہ صرف پندرہ صد ٹن کوئلہ کی ضرورت ہے۔

اس قدر کوئلہ اور زیادہ صد ٹن خوراک لے جانے کے لئے ہوائی جہازوں کو سات سو پروازیں کرنی ہونگی۔ جب روس نے دیکھا کہ اتحادی اس طرح تو برلن سے نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ تو اُس نے دقیقہ تنگ کرنے کی دیگر تدابیر کو بروئے کار لانا شروع کر دیا ہے۔ روس کے لائسنس یافتہ اخبار "Taegliche Rundschau" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ روس ہوائی رستوں میں نظم کو قائم کرنے کے اقدام کا ارادہ رکھتے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ ان تین رستوں میں سے ایک یا زیادہ کو بند کر دیں۔ پھر روسی ہوائی افسروں نے اتحادیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ روسی ہوا باز برلن اور جرمنی کے مغربی حصوں کے درمیان کے رستوں پرواز کرا ڈیں گے۔ تو ان سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ روسیوں کو یہ گوارہ نہیں کہ اتحادیوں کا برلن سے ہوائی تعلق بھی قائم رہے بلکہ اس کا تو ان کو سیاسی فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ جرمنوں میں اتحادیوں کا وقار بڑھ رہا ہے۔ اور روسیوں کا گر رہا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ برلن کا مستقبل کیا ہوگا؟ کیا جہازوں کے ذریعہ خوراک اور کوئلہ پہنچانا جاری رکھ سکیں گے؟

قطع نظر اس کے کہ روس اس کی راہ میں روک بنے۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ ایک لمبے عرصہ تک سامان پہنچانا کار دارد ہے۔ ایئر چیف مارشل سر فلپ جوبرٹ (Philip Joubert) نے آج نیوز آف دی ورلڈ میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ اس عمل کو ایک لمبے عرصہ تک جاری رکھنا بہت مشکل ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہوائی جہاز برما میں خوراک پہنچاتے رہے ہیں لیکن وہاں کے حالات برلن سے مختلف تھے۔ بے شک برما میں دس لاکھ ٹن سے زیادہ سامان اور کمک بہم پہنچائی گئی۔ لیکن وہاں پر برطانوی علاقہ میں نہایت اچھے تیار کئے ہوئے فوجی صدر کیمپ تھے اور سردیوں کے لئے پرواز کے موافق موسم تھا۔ پھر ہوابازوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ رائل ایئر فورس کی تعداد اب دس لاکھ سے دو لاکھ آ پہنچی ہے۔ تجربہ کار ہوا باز اور ہوائی جہازوں کے فٹر اور دیکھ بھال کے ماہر نوجوانوں کی اکثریت ہوائی فوج کو چھوڑ چکی ہے۔ پھر اس پر بے انتہا خرچ ہو رہا ہے۔ اور اقتصادی اور عملی لحاظ سے یہ ایک فضول بات ہے۔ لیکن یہ ہمارے سر کو اونچا رکھ رہی ہے۔ اور ہماری قابلیت اور طاقت کا اظہار ہوتے ہوئے شاید Kremlin کو ٹھیک فیصلہ پر آمادہ کر سکے" آبزرور" لکھتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی معلوم ہوتی ہے اب کے لڑائی کی بنا رکھنے والے روس نے اپنے پیشروؤں کے ہر عمل کو سوائے آخری یعنی جنگ کے دوہرا دیا ہے۔ اور آئندہ ہفتے یہ ظاہر کر دیں گے۔ کہ اُن کی ان باتوں کا انجام جنگ ہوتا ہے یا نہیں روس میں تعطل کا باعث ہوئے ہیں۔ وہ برلن کا اس سے قبل بھی محاصرہ کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ان دنوں ہی کو مناسب سمجھا۔ اور اس طرح تعطل کو شاید جنگ سے ختم کر کے پہلی جنگوں سے مشابہت پیدا کریں گے پھر لکھتا ہے کہ یہ تعطل اگست سے آگے نہیں جا سکتا۔ کوئلہ کے مہیا کرنے کے مسئلہ نے اس کے اختتام کی تاریخ معین کر دی۔ خوراک کا پہنچانا تو شاید غیر معمولی اخراجات اور قربانی کے ساتھ زیادہ عرصہ تک جاری رہ سکے۔ لیکن کوئلہ جس کی روشنی گرم کرنے اور پکانے اور صنعت اور دیگر ضروریات زندگی کے لئے ضرورت ہے زیادہ عرصہ تک مہیا نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا جب کوئلہ ختم ہوگا۔ اس تعطل کا فیصلہ ہو جائے گا تین فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہی ہو سکتا ہے کہ اتحادی برلن کو چھوڑ دیں۔ یا روسی محاصرہ اُٹھا لیں یا تیسری جنگ کا اعلان ہو جائے۔

اتحادی برلن میں رہنے پر تلے ہوئے ہیں۔ روسی جواب نے دوسرے فیصلہ کی نفی کر دی ہے۔ اور اگر یہ دونوں اپنی ہٹ پر قائم رہے۔ تو تیسرے فیصلہ کے سوا اور کوئی ممکن صورت نہیں ہے۔

ان خطرناک حالات میں امریکی جہازوں کے برطانیہ میں آنے کو پریس نے جو اہمیت دی ہے طبعی ہے۔ اور امریکہ کے ساتھ سُپر فورٹرس یعنی اُس قسم کے جہاز جن سے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم پھینکے گئے تھے پہنچ رہے ہیں۔ جب یہ جہاز برطانیہ میں اُتر رہے تھے۔ تو امریکن ایئر فورس مقیم یورپ کے جنرل کمانڈنگ نے اپنے جرمن مرکز سے اعلان کیا کہ یہ جہاز بمباری کی مشق کریں گے۔ امریکہ کا یہ اقدام مستحسن خیال کیا گیا ہے اور اخبارات نے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ یہ تو صرف مقدمہ ہیں۔ ان کے پیچھے اور بہت سے جہاز آئیں گے۔ ان جہازوں میں گذشتہ جنگ کے ماہر تجربہ کار ہوا باز بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ ٹریننگ کے لئے آئے ہیں۔ لیکن اخبارات نے اس کو وارننگ کے انداز شائع کیا ہے۔ دنیا حقیقت جانتی ہے۔

کیا روس واقعی لڑائی کے لئے تیار ہے؟ روس کو گذشتہ جنگ میں جو قربانی دینی پڑی۔ اُس کے پیش نظر یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ روس جنگ کا بڑا خواہشمند ہے لیکن روس کا فلسفہ حکومت اُس کو مجبور کرتا ہے کہ سرمایہ دار حکومتوں کو مٹا کر اُن کی جگہ جمہوری حکومتیں" قائم کرنے کے درپے ہے جب امریکہ فتح کے نشہ میں مخمور تھا۔ اور انگریز اقتصادی موت سے بچنے اور سر الجھن سے چھٹکارا کی جدوجہد کر رہا تھا روس تیزی سے مشرقی یورپ کی حکومتوں کو نگلتا گیا۔ یورپ کی اقتصادی بدحالی نے اُس کی بہت زیادہ معاونت کی۔ آخر امریکہ کو ہوش آئی اور انگریز بھی چلا اُٹھا اور انہوں نے اٹلی پر روس کی یورش کا ہمت بلکہ اسے سخاوت کہنا بہتر ہوگا سے مقابلہ کیا۔ اور اب ڈالروں کے زور سے مغربی یورپ کو مجتمع کرنے کا انتظام کیا۔ روس کو جہاں ایٹم بم کا ڈر ہے اور اسی وجہ سے اُسے اُس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب اُس کے پاس بھی ایٹم بم مہیا ہو جائیں وہاں اُسے اس امر کا بھی خوف ہے کہ اگر مغربی یورپ کی طاقتوں کو متحد اور مسلح اور تیار ہو جانے کا موقع مل گیا تو اس کے آسمان فتح کے خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے۔ گویا ایٹم بم کے لحاظ سے روس کے لئے تاخیر میں مصلحت معلوم ہوتی ہے۔ مگر مغربی یورپ کی زبردست طاقت بن جانے کے خوف کے لحاظ سے فوری اقدام مفید معلوم ہوتا ہے۔ مگر روس اس عظیم الشان خطرہ کے پیش نظر دنیا کو ... اختیار کر دو ... ہے ... [illegible]

... [illegible] ... دیا ... پر صفحہ ...

دلچسپ معلومات

(از جناب صلاح الدین صاحب ناصر خلف خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم)

۱- ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اخبارات

ریاستہائے متحدہ میں اشاعت۔ تعداد اور مقبولیت کے لحاظ سے غالباً تمام دنیا میں سے زیادہ اور بہتر اخبار شائع ہوتے ہیں۔ گذشتہ سال امریکہ بھر سے ۳۳۴ روزنامے صبح کو شائع ہو رہے تھے۔ اور ۱۴۲۹ روزنامے دن کے دوسرے اوقات میں۔ اتوار کے دن شائع ہونے والے ۴۹۷ اخبار اس تعداد کے علاوہ ہیں۔ قصبات میں بھی اخباری ضمیمے ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں۔ اور ان کی تعداد ۱۳۰۰۰ کے لگ بھگ ہے۔

بڑے روزناموں کی مجموعی تعداد اشاعت ۵ کروڑ ۹ لاکھ سے زیادہ ہے۔ نیو یارک ڈیلی نیوز جو امریکہ کا سب سے کثیر الاشاعت اخبار ہے ۲۵ لاکھ روزانہ شائع ہوتا ہے۔ شکاگو ٹریبون کی اشاعت دوسرے نمبر پر ہے۔ صحت اخبار اور صیانت رائے کے لحاظ سے نیو یارک ٹائمز اور کرسچین سائنس مانیٹر سب سے مشہور اور باوقار اخبار ہیں۔

امریکہ کے عام اخبار کے صفحے مل ملا کر ۱۰۰ سے ۲۰۰ تک ہوتے ہیں۔ اور اخبار کے کئی کئی سیکشن روزانہ شائع ہوتے ہیں۔

بڑے بڑے اخبار ہفتہ وار میگزین سیکشن شائع کرتے ہیں۔ ان حصوں کے علاوہ سب اہم اخبارات ہر ایک آدھ گھنٹے کے بعد تازہ خبروں کی شمولیت سے نئے ایڈیشن شائع کرتے رہتے ہیں۔

بڑے بڑے اخبارات کے اپنے ریڈیو براڈ کاسٹنگ سٹیشن ہیں۔ جن میں ضمیمے اخباری خبروں کے اقتباسات مقالات اور اشتہارات اور دوسرے دلچسپ پروگرام نشر ہوتے ہیں

اب امریکہ میں ٹیلی ویژن کے رواج کے ساتھ ساتھ ۲۰ فی صدی ٹیلی ویژن نشر گاہیں بھی اخبارات ہی کی ملکیت ہیں۔ ان میں بھی عوام کی دلچسپی کے پروگرام اور اشتہارات پیش کئے جاتے ہیں

ان تمام مختلف مصروفیات کے اخراجات کا بڑا حصہ اشتہارات کی آمدنی سے پورا ہو جاتا ہے۔ اخبارات کی آمدنی میں پرچہ کی قیمت کی بہت معمولی اہمیت ہے۔ اس مد کا بیشتر حصہ ایجنٹوں اور اخبار فروشوں کے کمیشن کے طور پر مجبراً ہو جاتا ہے۔

امریکہ کی تجارت میں ملک کی تمام چھوٹی بڑی کمپنیاں حسب المقدور سال بھر متواتر اشتہارات دیتی رہتی ہیں۔ ہر کمپنی کے سالانہ حساب کے میزان میں اخراجات کی مد کی سب سے بڑی رقم اشتہارات پر صرف شدہ رقم ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ ہر قدیم و جدید تجارت ہمیشہ خریداروں کی نظر میں رہتی ہے اور اسے ترقی کے ساتھ ساتھ استقلال حاصل رہتا ہے۔

اخباری مصروفیات کے ان گوناگوں پہلوؤں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے عملہ میں کتنے مختلف قابلیتوں اور صلاحیتوں کے حامل افراد آرٹسٹ مصنف صحافی اور مبصر مصروف رہتے ہوں گے۔ ایک عام شہری اخبار کے صرف اخباری حصہ میں ۲۰۰ سے ۹۰۰ تک افراد ہوتے ہیں۔

امریکہ کے اخبارات کی قیمت بھی بہت کم ہے۔ ضخامت کے تناسب کے ساتھ ان کی قیمت ایک آنہ سے ڈھائی آنہ تک ہوتی ہے۔ (ماخوذ)

۲- سنگترہ کا رنگا رنگ استعمال

آج سے تقریباً چالیس سال قبل ریاستہائے متحدہ میں سنگترہ (اور اسی قسم کے دوسرے پھل) کھانے کے کام آتے تھے۔ ان کا کوئی اور صنعتی یا تجارتی استعمال رائج نہ تھا۔ مگر آج امریکن محکمہ زراعت اور دوسرے اداروں کے برسوں کے پیہم تجربات کے بعد سالم۔ سنگترہ۔ رس گودے چھلکے۔ جھلی اور بیجوں سمیت انسانی حیوانی یا صنعتی ضروریات پوری کرتا ہے۔

۵۰ فی صدی حصہ رس۔ شربت۔ جام چٹنی۔ اچار۔ مربعہ وغیرہ کی صورت میں انسانی ضروریات پوری کرتا ہے۔ بقایا ۲ فی صدی رنگ۔ خوشبو (ایسنس)، خون کے نمکیات کے متبادل وغیرہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مویشیوں اور پرندوں کی بیماریوں کی دوا میں بھی اس کے چھلکے اور بیج سے کام لیا جاتا ہے۔ سکولوں کے بچوں اور فوجیوں کے لئے رطوبت خارج شدہ گاڑھا رس استعمال کیا جاتا ہے جو زیادہ مفید اور صحت بخش ہے۔ آج امریکہ میں گیارہ کروڑ بکس سالانہ سنگترے یا ان سے پیدا شدہ اشیاء استعمال کی جاتی ہے ایک بکس کا وزن من بھر سے زیادہ ہوتا ہے

۳- امریکہ میں صدر کے انتخاب کا طریقہ

آئندہ ۲ نومبر کو ریاستہائے متحدہ کے صدر کا انتخاب ہو رہا ہے۔ دنیا کے مبصرین کا خیال ہے کہ اس انتخاب کا نتیجہ صرف امریکہ کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے اہم ہے۔ ذیل کے مختصر مضمون میں امریکہ کے طریق انتخاب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

امریکہ میں صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے لئے تمام قوم رائے دیتی ہے۔ اس انتخاب کے دو پہلو ہیں۔ ایک جماعتی یا تنظیمی اور دوسرا قانونی۔ اول الذکر کے دو درجے ہیں۔ اولاً ابتدائی اور ریاستی کنونشن جن میں قومی کنونشن کے ممبروں کا چناؤ ہوتا ہے۔ اور دوئم ملک بھر کی قومی کنونشن کا انعقاد جس میں صدارت اور نائب صدارت کے لئے پارٹی کے امیدوار چنے جاتے ہیں۔ آئینی رخ کے بھی دو پہلو ہیں پہلا قدم جو عوام کے نزدیک اہم ترین مرحلہ ہے۔ انفرادی رائے دہندگی ہے اور دوسرا قدم مجموعی یا اجتماعی رائے کا شمار ہے۔ موخر الذکر محض ایک آئینی رسم ہے جسے ایک محض تاریخی ضرورت سمجھ کر روا رکھا گیا ہے۔ بذاتہ اس کی خاص اہمیت نہیں۔ اس کی رو سے ہر ریاست کو بحیثیت مجموعی چند آراء حاصل ہوتی ہیں۔ عام انتخاب کے بعد ان آراء کو بھی شمار کر لیا جاتا ہے۔ اگرچہ صدارت کا حقیقی اور آخری فیصلہ عوام پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں۔

امریکہ کے آئین میں مکمل اور واضح طور پر یہ درج نہیں ہے۔ کہ انتخاب اور نامزدگی کا کیا طریق ہو آئین میں صرف یہ درج ہے کہ ریاستیں صدر کو منتخب کرنے والوں کے چناؤ کے متعلق قوانین وضع کریں گی۔ امریکہ کی دو بڑی سیاسی جماعتیں "ڈیموکریٹک" اور "ریپبلکن" کے ملتے جلتے جماعتی قواعد انتخاب ہیں۔ جن کے مطابق پارٹی کے مندوب صدارت کے لئے پارٹی کا امیدوار نامزد کرتے ہیں ہر ریاست کے لئے تناسب آبادی کے مطابق مندوبین کی تعداد مقرر ہے۔ علاوہ ازیں ایسی ریاستوں کے لئے جن کی اکثریت سابقہ انتخاب میں پارٹی کے حق میں تھی تین چار نمائندے زیادہ دیئے جاتے ہیں۔ مندوبین کی تعداد عموماً ایک ہزار سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان نمائندوں کا اجلاس یا کنونشن کسی مرکزی شہر میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اور وہاں خوب رونق اور ٹھاٹھ سے جشن منایا جاتا ہے۔ ہر ریاست کے مندوب بینڈ باجوں۔ جھنڈوں اور اپنے امیدوار کی قد آدم تصویروں کے ساتھ پنڈال میں آتے ہیں۔ اور پریڈ کرتے ہیں۔ گھنٹوں کی تقریروں بحث مباحثوں کے بعد بعض دفعہ دنوں اور ہفتوں کے بعد صدارت اور نائب صدارت کے لئے امیدوار منتخب کئے جاتے ہیں۔ پھر تمام ملک میں اخبار ریڈیو تقریروں جلسوں، دوروں اور انفرادی تعلق سے عوام کو امیدوار اور اس کی پارٹی کے قومی پروگرام اور ارادوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اور ان کے اس پروگرام کے نام پر صدارت کے لئے رائے مانگی جاتی ہیں۔ یہ سلسلہ ۲ نومبر یعنی یوم انتخاب تک جاری رہتا ہے۔

ہر بالغ مرد اور عورت کو حق رائے دہندگی حاصل ہے مگر اس کے استعمال میں سہولت کے خیال سے مقررہ تاریخ تک اپنا نام درج کرانا پڑتا ہے۔ انتخاب کے دن ہر پولنگ سٹیشن پر ہر دو پارٹیوں کے مقرر کردہ محتسب موجود ہوتے ہیں ہر رائے دہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ پوری تنہائی میں قرطاس پر نشانی لگا کر یا ایک مشین کی کل دبا کر اپنی رائے شمار کرائے ان مشینوں کا بڑی احتیاط اور توجہ سے معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور اطمینان کے خیال سے سب لوگوں کو اس کے امتحان کا موقعہ اور طریقہ سہل ہونے کے باعث زیادہ مقبول ہے

ڈاکٹر میجر محمود احمد کی شہادت پر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کی قرارداد

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب شیخ نور احمد صاحب پریزیڈنٹ مقامی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا یہ غیر معمولی اجلاس جناب ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب مرحوم کی شہادت کے حالات سے صدرجہ متاثر ہو کر جذبات رنج و غم سے لبریز ہے۔ اور معاندین احمدیت کی اس ننگ انسانیت حرکت سے سخت بیزار ہو کر حکومت وقت سے التماس کرتا ہے کہ وہ موقع کی نزاکت کو وقت پر شناخت کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہو۔

نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مجروح جذبات کی عقیدت پیش کرتے ہوئے جماعت کا ہر فرد اس احساس سے لبریز ہے کہ جو عظیم الشان قربانی جناب ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب نے پیش کی ہے۔ وہ ایک نہایت روشن مشعل راہ اور بلند و بالا بانگ درا ہے۔ اور حالات کے صحیح تقاضا کو شناخت کرتے ہوئے ہر فرد جماعت ہر ممکن قربانی اور خدمت کے لئے تیار ہے۔

نیز جناب ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب مرحوم کے لواحقین و پسماندگان کے لئے جماعت کے ہر فرد کا دل ہمدردی اور مرحوم کے علو شان کے لحاظ سے فخر کے جذبات سے لبریز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فضل عظیم سے حصہ دے۔ جو مرحوم کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر وصیت معہ تاریخ	نام معہ ولدیت یا زوجیت معہ پتہ	آمد ماہوار	جائداد کی قیمت	حصہ وصیت	گواہوں کے نام
۱۰۲۰۷ ۹ ۵/۴۷	رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ظفر احمد خان صاحب سکنہ ڈولم ضلع سیالکوٹ		[illegible]	۱/۱۰	۱۔ چوہدری ظفر احمد خان صاحب ڈولم ۲۔ حافظ صدر الدین صاحب
۱۰۳۸۲ ۳۰ ۴/۴۷	غلام احمد صاحب ولد میاں راجہ خان سکنہ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ	۱۵۸/-	۱۲۵/-	۱/۱۰	۱۔ برکت علی صاحب سکنہ وزیر آباد ۲۔ فہیم حسین صاحب
۱۰۵۳۹ ۳۰ ۷/۴۷	علم دین ولد الٰہی بخش صاحب محلہ ناصر آباد قادیان	۲۸/-	۴۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ محمد یوسف صاحب مدرس ٹی آئی ہائی سکول قادیان ۲۔ عبد الحمید آصف صدر محلہ ناصر آباد
۱۰۵۴۵ ۱۸ ۷/۴۷	غلام محمد صاحب ولد کالو صاحب سکنہ لودھی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں۔ ضلع گورداسپور	۱۲/-	۶۰/-	۱/۱۰	۱۔ میاں مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ (۲) خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۵۴۷	عنایت اللہ ولد سمند صاحب سکنہ مانگا۔ ڈاکخانہ بھلیوڑ ضلع سیالکوٹ	—	۲۰۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ علی محمد صاحب صحابی ۲۔ غلام محمد صاحب سکنہ مانگا
۱۰۵۶۲ ۱۸ ۱۲/۴۷	محمد اسلم صاحب ولد چوہدری سلطان احمد صاحب سکنہ چک ۶۴۴ ڈاکخانہ گنگاپور۔ ضلع لائل پور	۵۰/-	—	۱/۱۰	۱۔ رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۵۷۰ ۲۰ ۷/۴۷	نسیمہ صاحبہ بنت صوفی غلام محمد صاحب دار الرحمت قادیان	[illegible]	۲۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ صوفی غلام محمد صاحب رفیق مبلغ ماریشس ۲۔ علی محمد صاحب صحابی
۱۰۵۷۱ ۲۰ ۷/۴۷	نعیمہ صاحبہ بنت صوفی غلام محمد صاحب دار الرحمت قادیان	—	۱۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ حافظ غلام محمد صاحب رفیق مبلغ ماریشس ۲۔ علی محمد صاحب صحابی
۱۰۵۷۲ ۱۶ ۱۲/۴۷	چوہدری نور احمد ولد چوہدری نظام دین صاحب سکنہ جوڑ ڈاکخانہ قصور ضلع انبالہ	—	بیس ہزار روپیہ	۱/۱۰	۱۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا ۲۔ عبد العزیز صاحب قریشی انچارج ہسپتال جوڑہ
۱۰۵۷۶ ۲۰ ۸/۴۷	یار محمد خان صاحب ولد اللہ بخش صاحب۔ سکنہ قادیان	۲۶/-	۲۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ عبد الواحد صاحب دیہاتی مبلغ ۲۔ قادر بخش صاحب برادر موصی
۱۰۵۷۷ ۳۰ ۱۲/۴۷	امام علی خان صاحب ولد وزیر خان صاحب۔ سکنہ اودے پور کٹیا ڈاکخانہ شاہجہانپور۔ یو۔پی	غیر معین	۱۰۰۰/-	۱/۱۰	۱۔ الطاف حسین خان صاحب ۲۔ عبد الرحمٰن خان صاحب
۱۰۵۷۹ ۴/۴۸	امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مولوی فتح محمد صاحب سکنہ قادیان حال رجادپور ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ	—	۳۰۰/-	۱/۳	۱۔ مولوی فتح محمد صاحب۔ خاوند موصیہ ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا

(بقیہ از صفحہ ۵)

حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر "انتھنی ایڈن" کو دن میں خاص اعزاز کیا گیا۔ اُس کی تقریر لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ بازاروں گلیوں اور باغوں میں ہر جگہ نشر کیا گیا۔ ایڈن نے برن کے خطبہ میں انگریز قوم کے کامل اعتماد کا اعلان کیا اس کے ساتھ ہی انگریز اکابرین نے جرمنوں کے خلاف نفرت کے جذبہ کو دور کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ مسٹر چرچل جو ایک دوربین نگاہ رکھتا ہے۔ اور مستقبل کے واقعات کو عالم خیال میں دیکھ رہا ہے۔ کارڈف میں تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ جرمنوں سے نفرت کرنا چھوڑ دیں۔ اور اُس دن کا انتظار کریں۔ جب یورپ کے خاندان میں جرمن قوم پھر اپنی جگہ لے لے گی۔ ہم جو احمدی ہیں اور خدا کی وحی کی خبروں پر یقین رکھتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ دنیا جلد یا بدیر پھر ایک زلزلہ کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ جب روس اور انگریز ساتھ ساتھ لڑ رہے تھے۔ ہم اُس وقت بھی جانتے تھے کہ روس دنیا کے امن کے لئے ایک عظیم الشان خطرہ بن جائے گا۔ اور ایک عالمگیر جنگ جو پہلی جنگ سے بہت زیادہ خطرناک ہوگی۔ دنیا دیکھیگی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام" میں اِن پیشگوئیوں کو وضاحت سے بیان فرما چکے ہیں:۔

برطانیہ اور امریکہ نے مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ انگریزوں نے ہندوستان میں اور امریکیوں نے فلسطین میں مسلمانوں کو نیچا دکھانے کی کوششوں میں حصہ لیا۔ مگر روس سے بھی تو خیر کی اُمید نہیں جہاں اُس کا منحوس قدم پڑتا ہے۔ اشتراکیت مذہب کی جگہ لے لیتی ہے۔ یورپ کی مسلمان حکومت البانیہ کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے

ہماری یہی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کو بغیر عذاب کے ہی صراط مستقیم پر قائم کر دے لیکن اگر عذاب ہی مقدر ہے تو سابقہ جنگوں کی طرح دلوں کو سخت کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ ان میں نرمی پیدا کر کے خدا کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو اپنے مالک حقیقی کی طرف لانے کا باعث ہو۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

منشی محمد حنیف صاحب والد ابو حمید احمد سوزری والے محلہ بیت البرکات قادیان اپنے پتہ سے آگاہ فرمائیں۔ (لطیف احمد انصاری معرفت الفضل)

وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے

۱۔ "وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے۔ ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے ایمانی شکل دیکھنے کا۔"
(الفضل ۸ جون ۱۹۲۶ء)

۲۔ "میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ کوئی کام کرے کہ اُسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے۔ تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں دکھایا جائیگا۔ جو الفضل نے عہد کرتے ہیں۔" (الفضل ۵ مئی ۱۹۲۸ء)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور اور اُردو

اُردو ہماری اپنی زبان ہے۔ اس زبان میں استعداد پیدا کرنا اور اسے اعلیٰ پایہ کی علمی زبان بنانا ہمارا قومی فرض ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ پاکستان کے آئندہ علمی اور ادبی شاہکار اسی زبان میں ہوں گے۔ اور یہی زبان آئندہ سرکاری اور تعلیمی زبان ہوگی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اکثر و بیشتر اسی زبان میں ہیں۔ اس زبان کی ترویج و ترقی ان علوم روحانی کی اشاعت اور اس زبان سے بے اعتنائی آسمانی علوم کی تبلیغ میں روک کا باعث ہوگی اس لئے تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف اے اور بی اے سے اُردو کو اختیاری اور انتخابی مضمون کے طور پر پڑھانے کے علاوہ مسائل اُردو میں ایم۔ اے کلاس بھی جاری کی جا رہی ہے۔

داخلہ یکم اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس طلب فرمالیجئے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

فوری ضرورت

محمود آباد اسٹیٹ سندھ میں ایک ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ اسٹیٹ کی طرف سے ۳۱/- + ۱۰ روپے ادویات الاؤنس ایک من غلہ ماہوار اور ایک چوکری کی فصل بطور کاشت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ پریکٹس کا بہت موقع ہے۔ اسٹیٹ صرف معمولی دوائیاں حاصل کرے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمع تصدیق امیر جماعت حلقہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں
(انچارج محمود آباد سنڈیکیٹ ۸ رتن باغ۔ لاہور)

مسٹر لیاقت علی سے کشمیر کمیشن کی ملاقات

کراچی ۳۰ اگست - آج کشمیر کمیشن کے ممبروں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں سے غیر رسمی ملاقات کی۔ کشمیر میں جنگ بند کرانے کے [illegible] کمیشن نے جو تجویز پیش کی تھی - اور اس کے بعض پہلوؤں کی بابت جو وضاحت چاہی تھی۔ کل کی ملاقات میں کمیشن اس کی تصریح [illegible] اور اس کے بعد حکومت پاکستان اپنا جواب [illegible] دے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان جواب پر غور و خوض کے بعد کمیشن جنگ بند کرانے کے متعلق ایک اعلان اسی ہفتہ کر دے گا۔

لیک سیکس سے خبر آئی ہے کہ کل سکیورٹی کونسل کا ایک خاص اجلاس ہو رہا ہے جس میں کشمیر کی موجودہ صورت حالات اور کمیشن کی بات چیت سے جو نتیجہ نکلا ہے ان پر غور ہو گا۔ اور جنگ بند کرانے کے سلسلہ میں فوجی مبصروں کے تقرر کا جو مطالبہ کیا گیا ہے اس پر بھی سوچ بچار کیا جائیگا۔

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کی گرفتاری

شملہ ۳۰ اگست - ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن آج ضلع جالندھر کا دورہ کر کے واپس شملہ پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پاکستان سے آنے والوں کو جالندھر اور واہگہ کے درمیان جگہ جگہ روکا جاتا ہے اور دیر تک اُن کی تلاشی لی جاتی ہے معلوم ہوا ہے کہ کچھ پاکستانیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے چنانچہ مشرقی پنجاب کے افسروں اور فوج سے اس سلسلہ میں بات چیت کی جا رہی ہے۔

انہوں نے ہدایت کی ہے کہ وہ لوگ جو مشرقی پاکستان کی ریاستوں یا دوسرے مقامات پر جانا چاہتے ہیں۔ ان کو روانگی سے پہلے ڈپٹی ہائی کمشنر سے صلاح مشورہ کرنا چاہیئے۔

مصری سفیر کا انتقال

دمشق ۳۰ اگست - شام اور لبنان میں مصری مدار المہام جواد البحری بے آج انتقال فرما گئے - معلوم ہوا ہے کہ یکایک اُن کو دل کا دورہ ہوا - اور تھوڑی دیر کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی - انتقال کے وقت ان کی عمر ۵۵ سال کی تھی۔

مہاجر ایم - ایل - اے کا اجلاس

لاہور ۳۰ اگست - مغربی پنجاب کی مجلس دستور ساز کے مہاجر ممبروں کا ایک فوری اجلاس ۳۱ اگست کو چار بجے چودھری ظفر اللہ جہانیاں کی جائے قیام واقع ۱۰ کینال بنک لاہور پر ہو گا۔

نیو یارک ۳۰ اگست امریکہ کے ساحل پر سخت گرمی کی وجہ سے ۶۳ - اشخاص ہلاک ہو گئے۔

تین ہندوستانی کیمپوں کو ختم کر دیا گیا

تراڑکھل ۳۰ اگست - آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے کہ پونچھ کے علاقہ میں پچھلا پہاڑی پر بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے - ہندوستان نے تازہ دم فوجوں اور بھاری توپوں سے زبردست حملہ کیا تھا - دشمن کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے - اور اگرچہ وہ جان توڑ کوشش کر رہا ہے - مگر مجاہدین اس کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے ہیں - دشمن کا بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے ابھی تک دشمن کی تین کیمپوں کا صفایا کیا جا چکا ہے - اور بعض دوسرے اہم مقامات پر بھی جنگ تیزی پکڑ گئی ہے - لداخ کے علاقہ میں دراس کے مقام پر ہندوستان کے گشتی دستے اور مجاہدین میں ایک جھڑپ ہوئی - بڑی دیر تک جنگ ہوتی رہی - آخر ان کو پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا - دشمن کے ۲۶ آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے -

مغربی پنجاب کو سرحد سے بجلی مہیا کی جائے گی

سرحد اور مغربی پنجاب کے نمائندوں میں معاہدہ ہو گیا

کراچی ۳۰ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کو درگائی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے بہت بڑی مقدار میں بجلی مہیا کرنے کے سلسلے میں مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے نمائندوں میں مکمل معاہدہ ہو گیا ہے - جس کانفرنس میں یہ معاہدہ ہوا۔ اس کی صدارت پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر فضل الرحمٰن نے کی اور اس میں وزیر اعظم سرحد کے علاوہ مغربی پنجاب کے وزیر صنعت شیخ کرامت علی - اور وزیر مال و بجلی میجر مبارک علی بھی شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ اس کانفرنس میں متعلقہ محکموں کے افسر بھی موجود تھے - اس سے پہلے کانفرنس میں وارسک اور غازی ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹس کے فنی، مالی اور اقتصادی پہلو پر بھی غور کیا گیا۔ اور کانفرنس اس بات پر متفق ہو گئی کہ وارسک کے پراجیکٹ کی تعمیر کو غازی پراجیکٹ پر ترجیح دی جائے - اور اس سلسلے میں فوراً ابتدائی کام شروع کر دیا جائے

نظام حیدر آباد کو حکومت ہند کی ریاستی وزارت کے سیکرٹری کا خط

نئی دہلی ۳۰ اگست - حیدر آباد کی حکومت نے سکیورٹی کونسل میں اپنا معاملہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا - آج ہندوستان کی حکومت کی طرف سے اس خط کا جواب ارسال کر دیا گیا ہے - جو وزیر اعظم میر لائق علی نے پنڈت نہرو کو ارسال کیا تھا - اس کے جواب میں حکومت ہندوستان نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حیدر آباد اور ہندوستان کا معاملہ ایک گھریلو معاملہ ہے اس لئے حیدر آباد کی حکومت کو اس امر کا ہرگز حق نہیں کہ وہ کسی غیر ملکی مداخلت کے لئے یا اقوام متحدہ کے سامنے اس سوال کو رکھے -

---

اسمبلی کے ممبر نہیں رہے

لاہور ۳۰ اگست - چودھری محمد حسن اور راؤ خورشید علی خاں اب مغربی پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں رہے - یہ اطلاع حکومت مغربی پنجاب کے چیف سیکرٹری حافظ حاجی عبدالمجید نے پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دی۔

جب ان سے سوال کیا گیا آیا حکومت ان کے خلاف مقدمہ چلا کر اپنا وہ روپیہ واپس لے گی کہ جو انہوں نے اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں شرکت کر کے وصول کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس قرض کی وصولی کی کوئی امید نہیں (امروز)

* کمشنر لاہور ڈویژن - مولانا عبدالمجید سالک سید ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ مولانا غلام رسول مہر - ملک لال خاں اور چودھری عبدالواحد پبلسٹی آفیسر آزاد گورنمنٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

سچے مسلمان بنو (مولانا فضل الٰہی)

لاہور ۳۰ اگست - کامریڈ محمد حسین نے کل شام امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی کے اعزاز میں دعوت طعام دی - جس میں کامریڈ صاحب موصوف نے بحیثیت صدر مجلس نوجوانان اسلام مولانا کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی - اس کے بعد نظمیں پڑھی گئیں - مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیر انقلاب کی نظم "مجاہد و شہید" کو خاص طور پر پسند کیا گیا اور انعام الرحیم صاحب کمشنر اور حاضرین کے اصرار پر آپ نے دعوت کے اختتام پر اسے دوبارہ سنایا۔ نظموں کے بعد سپاسنامہ پیش کیا گیا جواب دیتے ہوئے مولانا فضل الٰہی نے فرمایا ہم سب کو سچا مسلمان بننا چاہیئے - اگر ہم سچے مسلمان بن جائیں تو کل ہم دہلی تک کے علاقہ پر قابض ہو سکتے ہیں - دعوت میں شامل ہونے والوں میں انعام الرحیم *

سردار ابراہیم تراڑکھل روانہ ہو گئے

لاہور ۳۰ اگست - آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم آج شام تراڑکھل روانہ ہو گئے ہیں [illegible] معلوم ہوا ہے کہ سردار صاحب وہاں پہنچنے کے بعد آزاد علاقے کے دورے پر روانہ ہو جائینگے۔

پاکستان صوبہ سرحد فوجی کونسل کا اجلاس ملتوی

کراچی ۳۰ اگست - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان صوبہ سرحد [illegible] کونسل کا جو اجلاس ۲ ستمبر کو زیر صدارت خواجہ شہاب الدین وزیر امور داخلہ منعقد ہونے والا تھا ۱۳ ستمبر تک ملتوی کر دیا گیا۔

پاکستان نیشنل کانگریس کے صدر کا بیان

ڈھاکہ ۳۰ اگست - آج پاکستان نیشنل کانگریس کے صدر مسٹر سرلیش چندر داس گپتا نے ایک بیان میں کہا ہے - کہ اگرچہ مشرقی بنگال میں فرقہ وارانہ مسئلہ ایک حد تک دب گیا ہے - مگر خوراک - کپڑا اور دوسری ضروریات زندگی کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں - کہ جرائم کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے

انہوں نے کہا کہ زندگی کے ہر شعبے میں اس قدر بے رحمی پیدا ہو گئی ہے کہ اس صوبے سے مسلم اور غیر مسلم بھاگ کر جا رہے ہیں - اور اس صوبے سے جانے والوں میں غیر مسلموں کی تعداد زیادہ ہے - آپ نے کانگریسیوں سے اپیل کی ہے - کہ ان حالات کی وجوہات معلوم کریں - اور ان کا حل بھی سوچیں -

کانپور کے تیس دیہاتوں میں سیلاب

کانپور ۳۰ اگست - دریائے گنگا میں ایک دم پانی بہت چڑھ گیا ہے - اور دریائے گنگا کے پل پر پانی کی سطح تین سو چھ فٹ تک پہنچ گئی -

معلوم ہوا ہے کہ ضلع کانپور کے ۳۰ گاؤں میں سیلاب آ گیا - ان کی مجموعی آبادی تین ہزار کے قریب ہے - فصل اور دیہاتیوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے - مگر جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی -

سردار نشتر کراچی واپس آ گئے

کراچی ۳۰ اگست - پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر جو جشن استقلال افغانستان میں شرکت کی غرض سے کابل تشریف لے گئے تھے - آج شام معہ دوسرے ساتھیوں کے واپس کراچی پہنچ گئے ہیں ان کے ساتھ مشرقی بنگال کے وزیر [illegible] مسٹر ایف - ایم فضل اور مصری ایلچی مسٹر خلیب حسینی بھی گئے تھے -

اخباری نمائندے سے [illegible] بیان دیتے ہوئے کہا - یہ سفر بہت دلچسپ رہا - اُن کا [illegible] اس کے علاوہ فی الحال میں اور کچھ عرض نہیں کر سکتا -

---

مکہ ۳۰ اگست - اب تک حجاز میں [illegible] ہزار حاجی پہنچ چکے ہیں اور وہ سب خیریت سے ہیں -